کھلے دل سے کیا ہے۔ اس اعتراف کے بعد وہ فرماتے ہیں:

"اگر اسلامی نظام بے لچک اور جامد ہوتا تو عالم اسلامی میں بھی اختلافات کی ایسی ہی ناقابل عبور خلیج رونما ہو جاتی جیسے اشتراکی نظام میں اسٹالن اور ٹراٹسکی کے پیرووں کے مابین پیدا ہو گئی ہے۔ خوش قسمتی سے اسلامی نظام کی تعمیر جس سنگ و خشت سے عمل میں آئی ہے وہ بہت پائدار اور مضبوط ہے۔ "اختلاف امتی رحمۃ" کی حدیث نے جو بلند پایہ تصور پیدا کیا ہے اس کے حدود کے اندر رہ کر ممکن ہے کہ دونوں نقاط نظر یکساں طور سے ان خطوط پر کام کرتے رہیں جن کی نشان دہی ہم نے اس کتاب کے آخری باب میں کی ہے۔"

ان اقتباسات سے مصنف کے انداز فکر اور اسلوب بیان کا اندازہ ہو گیا ہوگا۔ کوئی شبہ نہیں اپنے موضوع پر یہ کتاب ایک بیش قیمت فکری سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامی کراچی نے اچھے کاغذ پر عمدہ ٹائپ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ بہت اچھا ہوتا اگر یہ کتاب مجلّد شائع کی جاتی۔ کتاب پر قیمت درج نہیں ہے۔

جرنل آف دی ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان

یہ رسالہ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے انگریزی زبان میں سہ ماہی شائع ہوتا ہے۔ ہمارے سامنے اس کا جنوری ۱۹۶۵ء کا شمارہ ہے۔

اس میں سب سے پہلا مضمون Muslims in Dacca ہے۔ یہ ڈاکٹر افتخار احمد غوری کی کاوش کا نتیجہ ہے، اور بلاشبہ بڑی تحقیق اور جامعیت سے لکھا گیا ہے۔

دوسرے مضمون کا عنوان ہے Parliamentary Career of Mr. M. A Jinnah

یہ مضمون جناب رفیق افضل کی صریر خامہ کا نتیجہ ہے۔ عنوان نہایت دلچسپ اور فکر آفریں ہے۔ لیکن مضمون حد درجہ تشنہ ہے۔ یہ موضوع تو ایک طویل و ضخیم کتاب کا طالب ہے۔ اسے اتنے مختصر طور پر لکھنا، موضوع کے ساتھ انصاف نہیں ہے۔ اگرچہ ہمیں یہ عرض کرنے میں تامل نہیں کہ مضمون بڑی محنت اور دیدہ کاوی کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ ہم جناب رفیق افضل سے درخواست کریں گے کہ وہ اس مضمون کو ابھی جاری رکھیں، اور امپیریل کونسل سے لے کر مرکزی اسمبلی تک کے پارلیمانی کیریر کا جائزہ لیں۔ یہ بڑی دلچسپ چیز ہوگی، اور تاریخی و تحقیقی اعتبار سے بھی اس کا بڑا اونچا مقام ہوگا۔

ایک گزارش اور ہے "مسٹر ایم۔ اے جناح" کا لفظ کھٹکتا ہے۔ قائداعظم ہی ہونا چاہیے:
تیسرے مقالے کا عنوان ہے Foundation of The London Branch of The All-India Muslim League

یہ ڈاکٹر رضی واسطی کا مضمون ہے اور اچھا ہے۔ لیکن موضوع کا انتخاب توجہ طلب ہے لندن میں مسلم لیگ کی شاخ کا قیام، اتنا اہم نہیں ہے جتنا اس شاخ کا مرکز سے جدا ہونا۔ سر وزیر حسن۔ سر امیر علی۔ مولانا محمد علی، اور آغا خاں کے درمیان بنیادی اور اساسی مسائل پر اختلاف اور اس اختلاف کے نتیجے میں لندن کی شاخ کا تعطل اور آخر کار "تمت بالخیر" ہماری سیاسی تاریخ کے جو اجزا ان مباحث سے وابستہ ہیں، وہ شاخ لندن کے قیام سے وابستہ نہیں ہیں۔ شاخ لندن کا قیام صرف ایک خبر ہے اور اس کا اختتام ایک تاریخ۔ ہمیں امید ہے واسطی صاحب اس موضوع پر بھی اپنے قلم کو جنبش دیں گے۔ جس محنت سے انھوں نے یہ مضمون لکھا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس موضوع پر وہ بہت جامعیت اور تفصیل سے خامہ فرسائی کی پوری اہلیت اور استعداد رکھتے ہیں۔

آخری مضمون اردو میں اکبر اعظم کے پہلے ملک الشعرا غزالی مشہدی پر ہے اور طویل ہونے کے باوجود دلچسپ ہے۔